# آئینہ


| | | |
|---|---|---|
| دل کی بات | مدیر | ۳ |
| حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری رحمہ اللہ ۔ ادارہ | | ۵ |
| شاہ جی اور قافلۂ احرار | مولوی محمد سعید مرحوم | ۹ |
| معجز بیان سحر اللسان | مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ | ۱۸ |
| امیر شریعتؒ ۔ زندگی کی ایک موج تند جولاں | پروفیسر تاثیر وجدان | ۱۹ |
| سحر البیان خطیب | میاں محمد شفیع | ۲۴ |
| سپاہی بھی سپہ سالار بھی | شاہ محمد عثمانی | ۲۶ |
| حضرت امیر شریعتؒ مولانا عبدالرحمن میانویؒ کی نظر میں ۔ | محمد حسن چغتائی مرحوم | ۲۸ |
| سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (نظم) | حفیظ جالندھری | ۳۰ |
| وہ جس کے فکر و عمل میں فرشتگی تھی اسیر | سید محمد قاسم نوری | ۳۱ |
| بر وصل امیر شریعت (نظم) | عطاء اللہ خان عطاء | ۳۳ |
| اقبال کے حضور میں | پروفیسر حکیم عنایت اللہ | ۳۴ |
| کھول کر آنکھیں میرے آئینہ گفتار میں | معاصر سے انتخاب | ۳۶ |
| تابعین کرام کی باتیں | ادارہ | ۳۷ |
| کشف سبائیت | مولانا ابو ریحان سیالکوٹی | ۳۸ |
| آزر کون ۔ ؟ | مفتی ابو معاویہ تونسوی | ۴۷ |
| زبان میری ہے بات ان کی | ساغر اقبالی | ۵۶ |
| واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر | مولانا محمد سعید الرحمن علوی | ۵۸ |
| قومی ترانے : | | |
| پاک سرزمین شاد باد | مجید لاہوری | ۶۵ |
| پاکستان ہمارا ہے | مجید لاہوریؒ | ۶۶ |
| لوٹ مار چھین شاد باد | حضرت عینک فریمی | ۶۸ |
| یوم آزادی | پروفیسر محمد اکرام تائب | ۶۹ |
| غزل | پروفیسر خالد شبیر | ۷۱ |

# دل کی بات

۱۴۔ اگست کو ہم پینتالیسواں جشن آزادی منا رہے ہیں۔ اگر پینتالیس سال کی الٹی زقند لگا کر تحریک پاکستان کو چشم تخیل سے دیکھیں تو ہر طرف "پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ کے فلک شگاف نعروں کی گونج اور گھن گرج سنائی دیتی ہے۔ ہر سو ایک ہی شور بپا ہے کہ

"ہم مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کر کے دم لیں گے" ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ ہماری قومیت، مذہب، سیاست و ثقافت اور معیشت غرض ہر چیز ان سے جدا ہے۔ ہم اپنی الگ پہچان اور شناخت رکھتے ہیں، مسلمان اب زیادہ دیر ہندوستان میں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ہم ایک ایسا خطۂ زمین حاصل کرنا چاہتے ہیں جہاں اسلام کی حکومت ہو گی اور اسلام ہی کے احکام کے مطابق فیصلے ہوں گے، ہر کسی کو بلا امتیاز رنگ و نسل انصاف ملے گا"۔

پھر کیا تھا! مسلمان اس آواز پر دیوانہ وار دوڑے نہ صرف دوڑے بلکہ شریک سفر ہوئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا اور منزل پر آ کر دم لیا۔ پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔ مسلمانوں نے تقسیم کے مسئلہ پر آپس میں پیدا ہونے والی رنجشیں بھلا دیں اور سب نے مل کر مملکت خداداد کی حفاظت اور ترقی و استحکام کے عہد و پیماں کئے۔

پھر یکا یک ایسا حادثہ رونما ہوا کہ "منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے" قومی قیادت کے روپ میں ایسے لوگ نمودار ہوئے جو تحریک آزادی کی ابجد سے بھی واقف نہ تھے۔ جنہیں اس صعوبت بھری جدوجہد میں خراش تک نہ آئی تھی انگریز کے پالتو اور آنریری مخبر پاکستان کی کشتی کے کھیون ہار بن بیٹھے۔ چند مخصوص خاندانوں کو ہمیشہ کے لئے زمام اقتدار سونپ کر ملک و قوم کے ساتھ تاریخ کا بد ترین مذاق کیا گیا۔ تحریک پاکستان میں پیش کئے گئے مقاصد سے عملی انحراف کیا گیا، لوٹ کھسوٹ کا چور بازار گرم کیا گیا اور اسلام کا نام لے کر اسلام کو رسوا کیا گیا حتی کہ آدھے ملک سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اس سارے کئے دھرے کا سہرا پاکستان کی بانی جماعت مسلم لیگ کے سر ہے۔

وہ کونسا جور و ستم ہے جو وطن عزیز پر نہیں ڈھایا گیا۔ یہ داستانِ کرب اتنی طویل اور المناک ہے کہ

جو میں بت کدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

ملک کی موجودہ سیاسی صورتِ حال اسی شرمناک ماضی کا عکس ہی تو ہے۔ اس وقت ملک تباہی کے کنارے پر نہیں بلکہ دلدل میں دھنس چکا ہے۔ سیاست مقصد نہیں تجارت بن چکی ہے، معاشی صورت حال ابتر ہے، دہشت گردی، قتل و غارت گری اور خوف و ہراس نے عام آدمی کا امن و سکون چھین لیا ہے۔ زندگی بے یقینی کی صورت حال سے دوچار ہے۔ حال ہی میں چنیوٹ میں قرآن پاک نذرِ آتش کئے گئے مگر بے حسی اور بے غیرتی کی انتہا یہ ہے کہ "اک ہو کا عالم ہے" ابھی تک مجرم گرفتار نہیں ہوئے۔ پشاور میں محرم کے موقع پر سبائیوں اور رافضیوں کے توسیع پسندانہ عزائم اور بد اعمالیوں کے نتیجہ میں فسادات کی آگ بھڑک اٹھی اور کئی مسلمان خون میں نہا گئے۔ مجرم دندنا رہے ہیں مگر انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں جبکہ حکومت جانتی ہے کہ مجرم کون ہیں؟ ہمیں افسوس ہے کہ حکومت ان مسائل کا حل پیش کرنے یا پیش کیا گیا حل قبول کرنے کی بجائے ایک ہی رٹ لگا رہی ہے کہ "فرقہ واریت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔" اور اس فرقہ واریت کا الزام ان لوگوں کے سر تھونپا جا رہا ہے جو وحدتِ امت کے عظیم مقصد کے